مناظرہ گیارھویں شریف

مابین

مفتی حافظ محمد سعید صاحب علی پور چٹھہ ضلع حافظ آباد (اہل سنت)

مولوی عبدالقادر روپڑی لاہور (غیر مقلد)

ناشر

نعمان اکادمی جہانیاں منڈی ضلع خانیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِآيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ

پس کھاؤ تم اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لانے والے ہو۔

اللہ ربُّ العزت ارشاد فرماتے ہیں: **یا ایھا الذین آمنوا ان جآء کم فاسق بنباء فتبینوا** یعنی اگر تمہارے پاس کوئی برا آدمی کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ (کیونکہ برے لوگ اکثر ڈنڈی مارنے کے عادی اور جھوٹے ہوتے ہیں) نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: **آیات المنافق ثلاث اذا احدث کذب**

یعنی منافق کی تین نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ وہ جب بات کرے گا جھوٹ بولے گا۔

چنانچہ **۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء** کو **موضوع بھومہ باٹھ ضلع گوجرانوالہ میں مسلک** اہلسنّت و جماعت اور نام نہاد اہل حدیث یعنی غیر مقلدوں کے مابین مسئلہ گیارھویں شریف پر ایک مناظرہ ہوا۔ اہلسنّت و جماعت کی طرف سے علامہ مفتی حافظ محمد سعید صاحب علی پور چٹھہ والے اور غیر مقلدوں کی طرف سے حافظ عبدالقادر روپڑی مناظر تھے۔ جس میں بحمد اللہ اہلسنّت و جماعت کو زبردست کامیابی ہوئی اور غیر مقلد گیارھویں شریف کے حرام ہونے پر ایک بھی ثبوت پیش نہ کر سکے مناظرہ کی کیسٹس ہمارے پاس محفوظ ہیں کوئی تسلی کرنا چاہے تو ہمارے پاس سے مناظرہ کی کیسٹ سن

سکتا ہے۔ لیکن گوجرانوالہ کے ایک نامعروف و نامعقول مستری ابراہیم نے اپنے نامہ اعمال کو مزید سیاہ کرتے ہوئے اپنی ایک تحریر کے ذریعے مسئلہ گیارھویں شریف کو حرام ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی اور اس میں بطور مقدمہ مناظرہ مذکورہ کا ذکر کیا۔ اور اپنی فطری خباثت کا اظہار کرتے ہوئے پورے ڈیڑھ گھنٹہ کے مناظرہ میں سے چند من چاہے اقتباسات نقل کر کے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ اپنے ہم مشربوں کو خوش فہمی میں مبتلا کیا اور عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا اظہار حق کیلئے مناظرہ مذکورہ کی مکمل روئیداد عرض کی جاتی ہے تاکہ لوگ دھوکہ بازوں کی مکاری پر متنبہ ہو سکیں نیز اگر منکرین گیارھویں شریف کی پہلے تسلی نہیں ہوئی تو دوبارہ طبع آزمائی کر سکتے ہیں ہم بحمد اللہ اپنے مسلک کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

روئیدادِ مناظرہ

مناظرہ کا وقت ڈیڑھ گھنٹہ مقرر کیا گیا اور پہلا وقت اہلسنّت کا تھا۔

مناظر اہلسنّت

علامہ مفتی حافظ محمد سعید صاحب نے مختصر خطبہ کے بعد سورہ حشر کی آیت وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ الخ (الحشر آیت:١٠) ''اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے''۔ پڑھی اور ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو جب اپنے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں تو اپنے فوت شدہ بزرگوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ سورہ مومن کی آیت: اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ (المومن آیت ٧) ''وہ جو عرش اُٹھاتے ہیں اور

جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں"۔ پڑھی اور سورۃ شوریٰ کی آیت وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِى الْاَرْضِ (الشوریٰ:۵) "اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں"۔ پڑھ کر ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق یعنی فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور تمام مومنوں (بلا امتیاز زندہ و فوت شدہ) کیلئے بخشش کی دعا کرتے ہیں ثابت ہوا کہ نوریوں کا عقیدہ یہی ہے کہ فوت شدہ ایمان والوں کے لئے دعا کرنی چاہیے اور یہ جائز ہے نیز سورہ تحریم کی آیت لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (التحریم:۶) جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں"۔ پڑھی اور ثابت کیا کہ خدا کی نوری مخلوق فرشتے کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتے بلکہ فرشتے صرف وہ کام کرتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ انہیں حکم فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ خدا کا حکم ہے کہ صاحبِ ایمان زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں ان کیلئے دعا کرنی چاہیے۔ اگر فوت شدہ کیلئے دعا مانگنا بے کار کام ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرما کے مومنوں کیلئے دعا نہ کرواتا۔ معلوم ہوا کہ یہ بالکل جائز اور اچھا کام ہے پھر مشکوٰۃ شریف کی حدیث شریف پڑھی جو کہ بیہقی شریف میں بھی موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃً تلحقه من اب اوام اوصدیق فاذالحقته کان احب الیه من الدنیا وما فیها نیز فرمایا ان هدیة الاحیا الی الاموات الاستغفار لهم یعنی فوت شدہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ڈوبتا ہوا آدمی باہر سے کسی امداد کا طالب ہوتا ہے۔ نیز میت اپنے باپ ماں یا دوست کی طرف سے دعا کا انتظار کرتی رہتی ہے اور جب کسی طرف سے دعا پہنچی ہے تو وہ اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا کہ زندہ کا تحفہ

فوت شدہ کیلئے یہ ہے کہ وہ اس کیلئے بخشش کی دعا کرے۔ پھر کہا کہ فوت شدہ کی روح کو ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کی طرف سے کچھ مال خرچ کیا جائے یا کھانا کھلایا جائے پھر اس کے ثبوت میں ابو داؤد شریف کی حدیث شریف پڑھی جو کہ مشکوٰۃ' نسائی' کتاب الروح از ابن قیم اور ہدیۃ المہدی وحید الزماں وغیرہ میں بھی موجود ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری ماں فوت ہوگئی ہے اگر اس کی طرف سے میں کچھ صدقہ کروں تو کیا اس کو کوئی فائدہ پہنچے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ضرور پہنچے گا! چنانچہ آپ نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا **ھذہ لامِ سعد** یعنی یہ اُمِ سعد کی ماں کے نام کا کنواں ہے۔ ثابت ہوا کہ کسی فوت شدہ بزرگ کے لئے ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے اور اس پر فوت شدہ بزرگ کا نام لینا بھی جائز ہے' بلکہ طریقہء صحابہ اور مصدقہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ حضرت سعد نے اپنی فوت شدہ والدہ کے لئے کنواں کھدوایا اور اس پر فوت شدہ بزرگ کا نام بھی لیا۔ (خوب یاد رکھیں کہ یہاں سے غوثِ اعظم کا بکرا، غوثِ پاک کی گیارھویں وغیرہ الفاظ کا مکمل ثبوت حدیثِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مل گیا الحمد للہ رب العالمین) اگر یہ بات جائز نہ ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: چونکہ تو نے یہ صدقہ یہ کنواں غیر اللہ کے نام پر نامزد کر دیا ہے لہٰذا اس کنویں کا پانی حرام ہوگیا۔ تجھے چاہیے تھا کہ تو کہتا یہ کنواں خدا کے نام کا ہے لیکن چونکہ تو نے کہا ہے یہ اُمِ سعد کے نام کا ہے' اور تیری ماں خدا نہیں ہے لہٰذا یہ حرام ہوگیا۔ لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پانی پیتے رہے صحابہ نے اس کا پانی پیا بلکہ آج تک وہ کنواں موجود ہے اور اس کا

---

۱ مستری صاحب نے اپنے رسالے میں ھذا الام سعد لکھا ہے جس نے ان کی علمی قابلیت خوب ظاہر ہوتی ہے۔

پانی پیا جاتا ہے۔ ثابت ہوا کہ فوت شدہ بزرگ کی روح کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے صدقہ کرنا بھی جائز ہے اور اس پر فوت شدہ بزرگ کا نام لینا بھی جائز ہے اسی طریقہ پر ہم حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مال خرچ کرتے ہیں کھانا پکاتے ہیں اور اس پر آپ کا نام بھی لیتے ہیں۔ اور چونکہ حضور غوثِ پاک کا ختم شریف اسلاف سے عموماً گیارہ تاریخ کو ہی چلا آ رہا ہے اس لئے تاریخ کی مناسبت سے اس ختم شریف کا نام گیارھویں شریف مشہور ہو گیا۔

دراصل ہمارے عقیدہ میں حضور غوثِ پاک کی روح کو ایصالِ ثواب کرنے کا نام ہی گیارھویں شریف ہے (وقت ختم ہو گیا)...... مناظر اہلسنّت کی پہلی تقریر ہی اتنی جامع اور مدلل تھی کہ اس میں سب مسئلہ حل ہو گیا اس لئے تمام مناظرہ میں روپڑی صاحب صرف شور کرتے رہے اور کچھ نہ کر سکے بلکہ حیرت در حیرت تو یہ کہ گیارھویں و ختم کی حرمت ثابت کرنے کیلئے جو آیت ان کے دودھ پیتے بچوں کو بھی یاد ہے یعنی وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ پورے مناظرے میں یہ مشہور آیت بھی روپڑی صاحب کو یاد نہ رہی دراصل پہلے ہی وار میں ان کا کام ہو گیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

روپڑی صاحب

سورہ حجرات کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (الحجرات:۱) الخ ’’اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول سے آگے نہ بڑھو‘‘۔ پڑھی اور کہا کہ مولانا آپ ثابت کریں کہ کبھی رسول اللہ نے گیارھویں دلائی ہو کبھی کسی صحابی نے گیارھویں دلائی ہو کبھی کسی امام نے گیارھویں دلائی ہو۔ پھر سورۂ محمد کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ (محمد:۳۳) ’’اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو‘‘۔ پڑھی اور کہا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر عمل کرو

گے تو تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ آپ قرآن سے گیارھویں کا نام دکھائیں اور جو آپ نے اُمِ سعد والی حدیث پیش کی ہے تو وہ کنواں تھا۔ کوئی کھانے پینے والی چیز نہیں تھی اور اگر آپ نے عبدالقادر ہی کی گیارھویں دلانی ہے تو میرا نام بھی عبدالقادر ہے میری بھی گیارھویں دلایا کرو۔ یہ سب باتیں آپ نے کھانے پینے کیلئے بنائی ہیں انہیں باتوں کو دہراتے دہراتے بمشکل اپنا وقت پورا کیا۔

مناظر اہلسنّت

مختصر خطبہ کے بعد آیت سابقہ ہی پڑھی اور کہا کہ حافظ صاحب کو چاہیے تھا کہ ہم سے پوچھتے ہم گیارھویں کس نیت سے دلاتے ہیں؟ تو جناب میں وضاحت کر چکا ہوں کہ ہم حضور غوثِ پاک رحمتہ اللہ علیہ کو ایصالِ ثواب کرنے کیلئے مال خرچ کرتے ہیں جس طرح کہ میں نے حدیث مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایک صحابی کا اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کیلئے مال خرچ کرنا اور اس پر فوت شدہ کا نام لینا ثابت کیا ہے۔ یہ حدیث سن کر حافظ صاحب ایسے گھبرائے ہیں کہ کہتے ہیں کنواں بھی کوئی کھانے پینے والی چیز ہے؟ تو جناب سب جانتے ہیں کنویں سے پانی نکلتا ہے جو کہ سب لوگ پیتے ہیں؟ باقی ہمیں آپ کھانے کا طعنہ دیتے ہیں اگر آپ کا جی للچاتا ہے' تو ایک پلیٹ آپ کو بھی بھیج دیا کریں گے۔ بلکہ کئی دفعہ ایسا ہوتا رہتا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ کر (ختم کی چیز) کھا پی لیتے ہیں۔ باقی آپ کہتے ہیں کہ میرا نام بھی عبدالقادر ہے میری بھی گیارھویں دلاؤ تو جناب جن کو ہم مانتے ہیں ان کی گیارھویں ہم دلاتے ہیں جو آپ کو ماننے والے ہیں ان کو کہیں کہ وہ آپ کی دلایا کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں' بیشک آج ہی دلائیں سورہ محمد کی حافظ صاحب نے پڑھی ہے یہی آیت پڑھ کر میں کہتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فوت شدگان کے ایصالِ ثواب سے منع نہیں کیا خدا کے رسول نے منع نہیں کیا آپ منع کرتے ہیں لہٰذا آپ ایک ایسے امر خیر سے منع کر کے جس سے خدا اور رسول نے منع نہیں کیا خدا اور

رسول سے آگے بڑھ رہے ہیں اس لئے جناب یہ آیت ہمارے بجائے آپ پر
چسپاں ہوتی ہے۔ اور جو حافظ صاحب کہتے ہیں کہ قرآن پاک سے غوثِ پاک کی
گیارھویں کا ذکر دکھائیں تو جناب ہر بزرگ کے لئے فاتحہ و ایصالِ ثواب اس کے
وصال کے بعد کیا جاتا ہے جو بزرگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فوت ہوئے
اُن کے نام کا فاتحہ اس وقت کیا گیا جو بعد میں وفات پائے ان کیلئے ایصالِ ثواب
اُن کی وفات کے بعد کیا گیا جو شخص آج فوت ہوگا اس کی روح کو آج ایصالِ ثواب
کیا جائے گا۔ حضور غوثِ پاک کا وصال پانچویں صدی میں ہوا آپ کی روح کو
ایصالِ ثواب آپ کے وصال کے بعد کیا گیا اور اب تک کیا جاتا ہے اور ہمیشہ کیا
جاتا رہے گا (مثلاً ایک آدمی آج فوت ہو تو کوئی کہے کہ ثابت کریں اس شخص کا
جنازہ حضور کے زمانہ میں پڑھایا گیا ہو صحابہ کے زمانہ میں پڑھا گیا ہو اور چونکہ اس کا
جنازہ قرونِ ثلاثہ میں نہیں پڑھا گیا لہٰذا اس کا جنازہ پڑھنا ناجائز ہے تو کہا جائے گا
بھائی جنازہ تو ہر ایک کا اس کی وفات کے بعد پڑھا جاتا ہے یہ آج فوت ہوا اس کا
جنازہ آج پڑھا جائے گا ہاں البتہ دیکھنا یہ ہے کہ شریعت محمدیہ میں فوت شدہ کا جنازہ
جائز ہے یا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرام نے اپنے زمانہ کے
فوت شدگان کا جنازہ پڑھا ہے یا نہیں اگر آپ کے زمانہ سے نفس جنازہ کا ثبوت مل
گیا تو تا قیامت کے فوت شدہ مومنوں کیلئے جنازے کا ثبوت مل گیا ایسا ہی حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اگر فوت شدہ بزرگوں کیلئے ایصالِ ثواب کا ثبوت مل گیا تو
جب بھی کوئی مسلمان وفات پائے گا اس کا ایصالِ ثواب جائز ہوگا اور ہمیشہ جائز
رہے گا) جب ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کیا جا چکا ہے تو وہی
دلائل گیارھویں شریف کے جواز کیلئے بھی ہوں گے کیونکہ گیارھویں کا لفظ صرف
تاریخ کی مناسبت سے ہے در حقیقت گیارھویں نام ہے حضور غوثِ پاک کی روح کو
ایصالِ ثواب کرنے کا اور اس کا ثبوت قرآن کریم اور احادیث مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ

وسلم) سے اچھی طرح دیا جا چکا ہے نیز حضور نے قربانی فرمائی تو دعا فرمائی اللھم تقبل من محمد و من امۃ محمد (ابوداؤد شریف) یا اللہ میری یہ قربانی میری طرف سے اور میری تمام اُمت کی طرف سے قبول فرما۔ چونکہ حضور نے اپنی تمام اُمت کی طرف سے کارِ خیر کیا لہٰذا کسی کیلئے کوئی نیک کام کرنا جائز ٹھہرا۔ نیز آپ کی اُمت میں حضور غوثِ پاک بھی شامل ہیں لہٰذا آپ نے غوثِ اعظم کیلئے بھی کارِ خیر اور ایصالِ ثواب کیا ہے۔

روپڑی صاحب

(حواس باختہ ہو کر کھڑے ہوئے تو خطبہ پڑھنا بھی یاد نہ رہا) مکمل اکمل وضاحت کے باوجود بھی وہی باتیں دہراتے رہے قرآن سے ثابت کرو حدیث سے ثابت کرو جو کام رسول اللہ نے نہیں کیا وہ کرنے والا گنہگار ہو گا اور پھر تاریخ مقرر کرنا خدا اور رسول کا حق ہے۔ کوئی اور تاریخ مقرر نہیں کر سکتا اور پھر بتائیں کہ کنواں گیارہ تاریخ کو کھودا گیا تھا ثابت کریں کبھی حضور نے یا صحابہ نے یا ائمہ نے گیارھویں دلائی ہو۔ (حالانکہ اس کا جواب شافی دیا جا چکا تھا) اور پھر یہ بھی بتائیں کہ وہاں کنویں پر فروٹ بھی رکھا گیا تھا۔

مناظر اہلسنّت

مختصر خطبہ کے بعد حافظ صاحب کہتے ہیں کیا کنواں گیارہ تاریخ کو کھدوایا گیا تھا میں کہتا ہوں آپ ثابت کریں کہ حضور نے اس کنویں سے گیارہ تاریخ کو پانی پینے سے منع کیا ہو؟ میں حیران ہوں کتنی واضح بات ہے لیکن حافظ صاحب کو سمجھ نہیں آ رہی[1] دراصل ان سے یہ پتھر (ہمارے دلائل کا) اٹھایا نہیں جا رہا اس لئے اِدھر اُدھر ٹکریں مار رہے ہیں۔ باقی گیارہ تاریخ کے تعین کے متعلق وضاحت کر دوں کہ

---

[1] غیر مقلدوں کے مستند عالم مولوی عبدالجلیل کہتے ہیں کہ روپڑی گروہ بات کو سمجھنے کی کوشش کو بھی حرام سمجھتا ہے اخبار محمدی ماہ مئی ۱۳۳۹ھ

ہمارے نزدیک کسی بزرگ کا ایصالِ ثواب ہمیشہ کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ گیارہ تاریخ سے آگے پیچھے ختم دلایا جائے تو گناہ ہے یا ثواب نہیں پہنچتا بلکہ آج اٹھائیس تاریخ ہے اور ہم آج یہاں گیارھویں شریف کا ختم دلا رہے ہیں اور تاریخ کا تعین صرف یادداشت کے لئے کیا جاتا ہے جیسا کہ آج کا دن مناظرہ کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

روپڑی صاحب

گھبراہٹ میں خطبہ یاد نہ رہا مولانا صاحب ۲۸ تاریخ کو گیارھویں دلا رہے ہیں گویا جمعرات کو جمعہ کہتے ہیں آپ صرف پیر جیلانی کی گیارھویں کیوں دیتے ہیں پھر سب کی گیارھویں دیا کرو نیز جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہو وہ بدعت ہوگا[1] باقی وقت سابقہ باتوں میں پورا کیا ہر تقریر میں ایک ہی بیان تھا۔

مناظر اہلسنّت

مختصر خطبہ کے بعد حضرات! حافظ صاحب یہ تو مان چکے ہیں کہ فوت شدہ بزرگ کیلئے مال خرچ کرنا بھی جائز ہے اور اس پر فوت شدہ بزرگ کا نام لینا بھی جائز ہے۔ اب کہتے ہیں کہ آپ صرف پیر جیلانی کی گیارھویں کیوں دلاتے ہیں؟ تو جناب جب ہم دعا مانگتے ہیں تو کہتے ہیں صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اس طرح ہم دعا میں حضور کی تمام آل[2] اور آپ کے تمام صحابہ کرام کو شامل کرتے ہیں باقی رہا ۲۸ تاریخ کو گیارھویں دینے کے متعلق اعتراض ہے تو جناب بعض چیزوں کے کچھ نام مخصوص اور مقرر ہو جاتے ہیں جیسے جلسہ کے معنی بیٹھنا لیکن اگر تمام حاضرین اور مولوی صاحب کھڑے رہیں پھر بھی اس کو جلسہ ہی کہتے ہیں قومہ یا

۱؎ اگر یہ تعریف کی جائے تو قرآن کے سیپارے، رکوع، ربع، نصف، ثلاثہ وقف، اعراب، مسجد کے مینار، محراب، علوم صرف ونحو اور دیگر تمام اشیاء عالم بدعت قبیحہ ٹھہریں گی۔

۲؎ آل کے معنی ماننے والا بھی ہوتے ہیں۔

قائمہ کوئی نہیں کہتا' ایسا ہی غوثِ پاک کے ایصالِ ثواب کا نام گیارھویں مقرر ہو گیا ہے تو جب بھی ہو گی گیارھویں کہلائے گی (یا جیسے ہر وقت چلتی رہنے والی کا نام گاڑی مقرر ہے اسے چلنی کوئی نہیں کہتا) چونکہ ہمیشہ سے بزرگانِ دین کا یہ طریقہ چلا آ رہا ہے کہ آپ کا ختم شریف گیارھویں تاریخ کو کرتے ہیں جیسا کہ شیخ محقق جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت من السنۃ[1] میں نقل فرمایا ہے۔ بے شک ہمارے ملک میں حضور غوثِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لئے آجکل گیارہ تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں مشہور ہے۔

(ماثبت من السنہ اُردو مطبوعہ لاہور ص ۳۱۹)

اگر تاریخ مقرر کرنا حرام ہے تو آپ جلسے کی تاریخ مقرر کرتے ہیں شادی کی تاریخ مقرر کرتے ہیں نیز میرا چیلنج ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ میں سے کسی کا حضرت سعد کا فوت شدہ کے نام کا صدقہ کرنا یا اس پر فوت شدہ کا نام لینے پر اعتراض دکھائیں۔

روپڑی صاحب

مختصر خطبہ کے بعد مولوی صاحب قرآن وحدیث سے گیارھویں کا نام دکھائیں ثابت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ نے یا ائمہ نے کسی کی گیارھویں منائی ہو نیز مسلم شریف میں ہے کہ جمعہ کی رات کو عبادت کیلئے اور دن کو روزہ کیلئے مخصوص نہیں کرنا چاہیے۔ لہٰذا خود کسی کام کے لئے دن مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔

مناظر اہلسنّت

مختصر خطبہ کے بعد حافظ صاحب یہ تو مان گئے ہیں کہ غوثِ پاک کی روح کو

---

[1] جن کے متعلق ایڈیٹر المنبر اہل حدیث لکھتے ہیں کہ شیخ نے اس ظلمت کدہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرے کو اپنی اصلی نورانیت کے جلوہ میں پھر ظاہر فرمایا یا قرآن وسنت کے خشک ستونوں کو از سرِ نو جاری کر دیا۔ اسلام کے عقائد کو اس شکل میں پیش کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے۔ الاعتصام مارچ ۱۹۵۴ء

ایصالِ ثواب کے لئے کچھ پکاؤ۔ کھلاؤ تو جائز ہے آج تک تو کہتے تھے کسی چیز پر غیر اللہ کا نام لیا جائے تو حرام ہو جاتی ہے مگر آج الحمد للہ مان گئے ہیں کہ اگر ختم کی چیز پر غوثِ پاک کا نام بھی لے لیں تب بھی جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت سعد نے اپنے صدقہ پر فوت شدہ والدہ کا نام لیا' حافظ صاحب کو اس پر کوئی اعتراض نہیں الحمد للہ کچھ آگے چل پڑے ہیں باقی رہا دن کا مقرر کرنا تو اس کے متعلق بخاری شریف' مسلم شریف اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعظ کیلئے جمعرات کا دن مقرر کیا ہوا تھا (یذکر الناس فی کل خمیس) جمعرات کا دن وعظ کیلئے نہ رسول اللہ نے مقرر فرمایا نہ ہی خدا کی طرف سے اس کا تعین کیا گیا لیکن صحابی رسول نے خود بخود لوگوں کی سہولت کیلئے اور انتظامی امور کی وجہ سے جمعرات کا دن مقرر فرمایا ثابت ہوا کہ اگر کسی انتظامی ضرورت کی وجہ سے کسی اچھے کام کیلئے دن مقرر کر لیا جائے تو جائز ہے اور یہ صحابہ کا دور تھا کسی صحابی نے اعتراض نہ کیا تو یہ فتویٰ سینوں پر لگانے سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود پر لگاؤ ان کے زمانہ کے صحابہ پر لگاؤ۔ تابعین پر لگاؤ اگر اپنی طرف سے دن مقرر کرنا بوجہ ضرورت ناجائز ہوتا تو صحابہ کرام ضرور اعتراض کرتے اِسی لئے ہمارے نزدیک ہر بزرگ کو ایصالِ ثواب ہر وقت ہر دن اور ہر پاک وحلال چیز پر جائز ہے جیسے اور دنوں میں جائز ہے ایسے ہی گیارہ تاریخ کو بھی جائز ہے۔

روپڑی صاحب

سابقہ باتوں کو دہرایا پھر کہا کہ جب آپ ختم پر پڑھتے ہیں تو کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے سو مولانا یہ صحاح ستہ پڑی ہے چلو آپ کسی ایک حدیث سے ثابت کر دیں کہ حضور نے کھانا سامنے رکھ کر دعا فرمائی ہو۔ آپ سچے ہم جھوٹے کسی ایک حدیث سے ثبوت پیش کر دیں۔

مناظر اہلسنّت

بعد مختصر خطبہ کے حافظ صاحب نے کہا ہے کہ حدیث سے ثابت کر دیں کہ حضور نے کھانا سامنے رکھ کر دعا فرمائی ہو تو تم سچے اور ہم جھوٹے تو آیئے میں یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتا ہوں سنیے! مشکوٰۃ شریف کی حدیث شریف ہے (جو مسلم شریف جو کہ صحاح ستہ کی کتاب ہے میں بھی موجود ہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے سفر میں لوگوں کا زادِ راہ ختم ہو گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے حضرت عمر نے اعلان فرمایا جو جو کسی کے پاس ہو حضور کے پاس لے آئے۔ چنانچہ حضور کے سامنے دسترخوان بچھایا گیا اور الرجل یجی بکف ذرۃ کوئی آدمی تھوڑے سے جو لے آیا۔ ویجی الآخر بکف تمر کوئی تھوڑی سی کھجوریں لے آیا ویجی الآخر بکسرۃ کوئی تھوڑی سی روٹی لے آیا اجتمع علی النطع شئی یسیر حتیٰ کہ دسترخوان پر کچھ سامان جمع ہو گیا اسی طرح جس طرح اہلسنت کا طریقہ ہے کہ دسترخوان بچھایا جاتا ہے کوئی فروٹ لاتا ہے کوئی چاول لاتا ہے کوئی روٹی لاتا ہے پھر اس پر دعا کی جاتی ہے اسی طرح جب حضور کے سامنے کچھ سامان جمع ہو گیا تو فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سامنے رکھ کر اس پر دعا فرمائی۔ سنیو! تمہیں مبارک ہو تمہارا ختم شریف کا طریقہ یعنی کھانا سامنے رکھ کر دعا کرنا صحاح ستہ کی حدیث سے ثابت ہو گیا ہے۔ حافظ صاحب! اگر ایک بار سمجھ نہیں آئی تو دوبارہ سن لیں مناظر اہلسنّت نے بار بار یہ حدیث پڑھی اور مفصل ترجمہ بیان کیا آپ مسکراتے جاتے تھے اور حدیث پڑھتے جاتے تھے ہر طرف سے خوشی سے سبحان اللہ کی آوازیں آ رہی تھیں لیکن جیسے سورج کسی خوش نصیب کے لئے نعمت ہوتا ہے اور کسی بدقسمت کیلئے مصیبت بن کر اسے اندھا کر دیتا ہے اسی طرح جب یہ حدیث بیان کی جا رہی تھی تو سنی خوشی سے مسرور ہو رہے تھے۔ لیکن ادھر روپڑیوں پر یہی الفاظ ایٹم بم بن کر گر رہے تھے اور خدا کی قسم

اس وقت روپڑیوں کی حالت زار قابل دید اور ناقابل بیان تھی پھر فرمایا حافظ صاحب! اگر کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا جائز ہوتا تو حضرت عمر یا دیگر صحابہ عرض کرتے یا رسول اللہ! کھانا سامنے رکھنے کی کیا ضرورت ہے آپ دعا فرمادیں کھانا جہاں جہاں رکھا ہے وہیں برکت ہو جائے گی حافظ صاحب! اگر حضرت سعد والی حدیث میں فروٹ نظر نہیں آیا تھا تو جناب یہاں فروٹ بھی دیکھ لیں (دراصل یہاں تقریباً مناظرہ ختم ہو گیا تھا کیونکہ روپڑی صاحب نے کہا تھا آپ کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا حدیث سے دکھا دیں تو آپ سچے ہم جھوٹے تو جب یہ ثبوت صحاح ستہ سے پیش کر دیا گیا تو اب وہ بقول خود جھوٹے ہیں اور سنی سچے ہیں)

روپڑی صاحب

مولانا یہ کتاب المعجزات ہے اور یہ حضور کا معجزہ ہے پھر میں پوچھتا ہوں تو پھر یہ کام صحابہ نے کیوں نہ کیا۔ مولانا اس بات کے ثبوت میں کوئی حدیث پیش نہیں کر سکے پھر اگر معجزہ کو دلیل بنانا ہے تو حضور نے ہانڈی میں تھوکا تھا آپ بھی تھوکیں۔ اس طرح اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت پورا کر دیا۔

مناظر اہلسنّت

مختصر خطبہ کے بعد حضرات! آپ کافی سفر طے کر چکے ہیں۔ حافظ صاحب پہلے مان چکے ہیں کہ فوت شدہ کیلئے صدقہ کرنا جائز ہے پھر یہ بھی مان چکے ہیں کہ اس پر فوت شدہ کا نام لینا بھی جائز ہے اور دن کا مقرر کرنا بھی میں حدیث مصطفیٰ سے ثابت کر چکا ہوں اب یہاں اڑے ہوئے تھے کہ چیزیں آگے رکھ کر دعا مانگنا ناجائز ہے تو اس کے متعلق بھی آپ حدیث مصطفیٰ سن چکے ہیں حافظ صاحب کہتے ہیں کوئی حدیث پیش نہیں کی حافظ صاحب اگر پہلے سمجھ نہیں آئی تو دوبارہ سن لیں حدیث دوبارہ پڑھی گئی پھر حافظ صاحب کہتے ہیں کہ معجزہ ہے' تو آپ کو یہ بھی علم نہیں کہ معجزہ کیا ہے' جناب چیزیں لانا معجزہ نہیں ہے چیزیں سامنے رکھنا معجزہ نہیں

ہے دعا کرنا معجزہ نہیں ہے بلکہ معجزہ تو یہ ہے کہ آپ کی دعا سے چیزیں بڑھ گئیں، پھر کہتے ہیں کہ ثابت کریں کبھی صحابہ نے کیا ہو تو جناب میں تو ثابت کر رہا ہوں کہ چیزیں صحابہ نے لائی تھیں حضور نے خود نہیں لائیں نیز جو کام رسول اللہ سے ثابت ہو جائے وہ صحابہ کے ثبوت کا محتاج نہیں رہتا۔ پھر کہتے ہیں کہ تم بھی ہانڈی میں تھوکو تو جناب ہم کیوں تھوکیں آپ تھوکیں جو کہ حضور کی مثل بنتے ہیں اگر بیوی منع کرے تو کہیں میں حضور کی مثل ہوں حضور نے تھوکا تھا لہٰذا مجھے بھی تھوکنے دے پھر یہ مسئلہ بیوی ہی سمجھا دے گی نیز حضور کا ایک معجزہ تو یہ ہے کہ حضور کا صدقہ سب کچھ آپ مان گئے ہیں اب حافظ صاحب! یہ کتابوں کے ڈھیر پڑے ہیں سب کتابیں کھولو پچھلوں کو بھی مدد کیلئے بلالو اب اِن شاءَ اللہ یہ پتھر آپ سے کبھی نہیں اٹھ سکتا۔ (ٹائم ختم ہو گیا اس کے بعد ایک ٹرن اور ہوئی اور روپڑی صاحب سابقہ باتیں دہراتے رہے اور مناظرہ کا مختصر وقت ختم ہو گیا اب فیصلہ قارئین کے ذمہ ہے۔